بعد نماز فجر و جمعہ

باآواز بلند صلاۃ وسلام پڑھنا کیسا ہے؟

مرتب

شبیر احمد راج محلی

ناشر

الفلاح سوشل ویلفیئر سوسائٹی راج محل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بعد نماز فجر و جمعہ

باآواز بلند صلاۃ وسلام پڑھنا کیسا ہے؟

مرتب

شبیر احمد راج محلی

ناشر

الفلاح سوشل ویلفیئر سوسائٹی۔راج محل،صاحب گنج،جھارکھنڈ،

رابطہ نمبر۔7766993992

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ہمارے راج محل علاقے میں خصوصاً اور پورے ملک میں عموماً سنی مساجد میں بعد نماز فجر و جمعہ صلاۃ وسلام پڑھنے کا طریقہ رائج ہے بلکہ ہمارے علاقے میں تو باآواز بلند مائک پر صلاۃ وسلام پڑھا جاتا ہے جس کی آواز صرف مسجد ہی نہیں بلکہ دور دور تک گونجتی ہے اب دیکھنا یہ کہ آیا یہ طریقہ درست ہے یا نہیں کیوں کہ ہمارے علاقے کے چند لوگوں کا کہنا ہے کہ جب صلاۃ وسلام مائک پر یا بغیر مائک کے باآواز بلند پڑھا جاتا ہے تو وہ نمازی جس کی جماعت چھوٹ گئی ہے اور وہ نماز ادا کر رہا ہو یا بعد نماز ذکر واذکار میں مشغول ہو یا بعد نماز جمعہ سنت و نوافل میں مشغول ہو ان کا ذہن منتشر ہو جاتا ہے اور نماز وقراءت میں خلل واقع ہوتا ہے اس لیے ایسے وقت میں صلاۃ وسلام باآواز بلند یا مائک پر نہ پڑھا جائے بلکہ آہستہ آہستہ پڑھا جائے یا طلوع آفتاب کے بعد پڑھا جائے اور بھی کئی طریقے وہ بتاتے ہیں۔ بہر حال! فقیر کا رجحان اس طرف ہے کہ یہ طریقہ صلاۃ و سلام کا بند نہیں ہونا چاہیے بلکہ جاری رہنا چاہیے۔ ہاں! ہم وہ طریقہ اپنائیں کہ صلاۃ وسلام بھی جاری رہے اور کسی نمازی کی نماز وقراءت میں خلل بھی واقع نہ ہو اور ہمارے علمائے کرام نے اس تعلق سے ہماری بہت اچھی راہ نمائی بھی فرمائی ہے چناں چہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی قادری برکاتی رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کہ:

”اگر کوئی مسجد میں باآواز بلند درود و وظائف خواہ تلاوت کر رہا ہو اس سے علیحدہ ہو کر نماز پڑھنے میں بھی آواز کانوں میں پہنچتی ہے لوگ بھول جاتے ہیں خیال بہک جاتا ہے، ایسے موقع پر ذکر بالجہر تلاوت کرنے والے کو منع کرنا جائز ہے یا نہیں؟ یعنی آہستہ

پڑھنے کو کہنا بالجہر سے منع کرنا، اگر نہ مانے تو کہاں تک ممانعت
کرنا جائز ہے؟ اسکے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں علمائے دین؟''

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''بیشک ایسی صورت میں اسے جہر سے منع کرنا فقط جائز نہیں بلکہ
واجب ہے کہ نہی عن المنکر ہے اور کہاں تک کا جواب یہ کہ تا حد
قدرت جس کا بیان اس ارشاد اقدس حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم میں ہے: مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ
بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ
فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ ".(صحیح مسلم، کتابُ :
الایمانُ، بابٌ: النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْإِيمَانِ، ج۱ص۵۰، حدیث نمبر ۴۹ (۷۸))

ترجمہ: جو تم میں کوئی ناجائز بات دیکھے اس پر لازم ہے کہ اپنے
ہاتھ سے اسے مٹا دے بند کردے، اور اس کی طاقت نہ پائے تو
زبان سے منع کرے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے
اسے بُرا جانے، اور یہ سب میں کمتر درجہ ایمان کا ہے۔

اور جہاں لوگ اپنے کاموں میں مشغول ہوں اور قرآن عظیم کے
استماع کے لیے کوئی فارغ نہ ہو وہاں جہراً تلاوت کرنے
والے پر اس صورت میں دوہرا وبال ہے، ایک تو وہی خلل
اندازیِ نماز وغیرہ کہ ذکر جہر میں تھا، دوسرے قرآن عظیم کو بے
حرمتی کے لئے پیش کرنا۔ ردالمحتار میں ہے: فی الفتح عن
الخلاصۃ رجل یکتب الفقه وبجنبه رجل یقرأ
القرآن فلا یمکن استماع القرآن فالاثم علی

القاری، وعلی هذا الوقرأ علی السطح والناس
نیام یأثم اه ای لانه یکون سببا لاعراضهم عن
استماعه الانه یوذیهم بایقاظهم۔۔(ردالمحتار فصل فی
القراءۃ مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۱/ ۴۰۳) ترجمہ: فتح میں خلاصہ سے ہے ایک
آدمی فقہ لکھ رہا ہے اور اس کے پاس دوسرا شخص قرآن کی تلاوت
کر رہا ہے جب کہ قرآن کا سننا ممکن نہیں تو اب گناہ تلاوت
کرنے والے پر ہے۔ اسی طرح اگر اونچی جگہ پڑھتا ہے حالاں
کہ لوگ سوئے ہوئے تھے تو پڑھنے والا گنہگار ہوگا اس لئے کہ یہ
شخص ان کے قرآن سننے سے اعراض کا سبب بنا یا اس وجہ سے
کہ ان کی نیند میں خلل واقع ہوگا۔

اسی میں غنیہ سے ہے:

یجب علی القاری احترامه بان لا یقرأه فی الاسواق
ومواضع الاشتغال فاذا قرأه فیها کان
هو المضیع لحرمته فیکون الاثم علیه دون اهل
الاشتغال دفعًا للحرج۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ردالمحتار
فصل فی القراءۃ مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۱/ ۴۰۳)

تلاوت کرنے والے پر یہ احترام لازم ہے کہ وہ بازار میں اور
ایسے مقامات پر نہ پڑھے جہاں لوگ مشغول ہوں، اگر وہ ایسے
مقام پر پڑھتا ہے تو وہ قرآن کا احترام ختم کرنے والا ہے لہٰذا
دفع حرج کے پیشِ نظر یہ پڑھنے والا گنہگار ہوگا، مشغول ہونے
والے لوگ گنہگار نہ ہونگے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ تیس جلدوں والی جلد نمبر ۸۔ ص ۱۰۴ تا ۱۰۵، باب احکام المسجد)

معلوم ہوا کہ جہاں نمازی کی نماز وقراءت میں واقعی خلل واقع ہوتا ہے وہاں بآواز بلند نہ درود پڑھنا چاہیے نہ سلام اور نا ہی قرآن مجید و دیگر ذکر و اذکار۔

اسی طرح حضور فقیہ ملت علامہ جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ سے اسی طرح کا سوال ہوا سوال کے الفاظ یہ ہیں:

"امام صاحب صبح کی نماز کے بعد مائک لگا کر صلاۃ وسلام پڑھتے ہیں۔ جب کہ بہت سے ایسے نمازی ہوتے ہیں جن کی نماز جماعت سے چھوٹ جاتی ہے وہ نماز پڑھتے ہیں اور مائک کی سخت تیز آواز کے باعث ان کی نماز وقراءت میں خلل واقع ہوتا ہے یہی صورت جمعہ کے روز بھی ہوتی ہے بہت سے نمازی کچھ نوافل دورد شریف میں مشغول ہی ہوتے ہیں کہ پھر صلاۃ وسلام شروع ہو جاتا ہے اس کے متعلق شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟"

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے علامہ جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ پہلے تو اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی وہ عبارت جو میں نے ماقبل میں مکمل نقل کی اس کا خلاصہ نقل کرتے ہیں پھر آگے لکھتے ہیں:

"لاؤڈ۔اسپیکر سے یا اس کے بغیر جہر (بآواز بلند) سے صلاۃ وسلام پڑھنے کے سبب اگر لوگوں کی نمازوں میں خلل واقع ہوتا ہو تو لوگوں پر واجب ہے کہ امام (صاحب) کو ایسا کرنے سے روکیں، اگر قدرت کے باوجود امام کو ایسا کرنے سے لوگ منع نہیں کریں گے (تو) وہ گناہ گار ہوں گے۔ اور امام پر لازم ہے کہ وہ اس طرح صلاۃ وسلام پڑھنے سے باز آجائیں۔ اس کے بجائے ہر شخص الگ الگ آہستہ آہستہ صلاۃ وسلام پڑھیں۔ اور یا تو فجر کی جماعت ایسے وقت میں قائم کریں کہ

اس سے فارغ ہو کر صرف دو تین بند (شعر) سلام (بآواز بلند) پڑھیں جس میں نئے آنے والے نمازی بھی شریک ہو جائیں پھر اس کے بعد وہ بآسانی سورج نکلنے سے پہلے فجر کی نماز پڑھ سکیں، اور اس طرح صلاۃ وسلام پڑھے جانے کا بار بار اعلان کرتے رہیں تاکہ بعد جماعت آنے والے ختم سلام سے پہلے نماز نہ شروع کریں اور بعد نماز جمعہ تاوقتیکہ لوگ نماز سے فارغ نہ ہو جائیں صلاۃ وسلام ہر گز شروع نہ کریں"

(فتاویٰ برکاتیہ۔ص ۳۰۷ تا ۳۰۹، تصنیف علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدہ علیہ الرحمہ۔ اشاعت ۱۴۱۹ھ، شائع کنندگان: شبیر برادرز اردو بازار لاہور)

معلوم ہوا کہ: جہاں واقعی نمازیوں کی نماز وقراءت میں خلل واقع ہوتا ہے وہاں بعد نماز فجر ہر شخص الگ الگ آہستہ آہستہ آواز میں صلاۃ وسلام پڑھے۔ یا پھر نماز فجر کی جماعت ایسے وقت میں کی جائے کہ جماعت کے بعد پھر صلاۃ و سلام کے بعد بھی جماعت کے بعد آنے والے لوگ اطمینان وسکون سے اپنی نماز ادا کرلیں گے تو پھر بآواز بلند یا مائک پر صلاۃ وسلام پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور الحمد للہ ہمارے علاقے راج محل میں عموماً تمام سنی مساجد میں نماز فجر کی جماعت ایسے وقت میں ہوتی ہے کہ جماعت کے بعد صلاۃ وسلام پڑھا جاتا ہے مائک پر پھر بھی اتنا وقت باقی رہتا ہے کہ جماعت کے بعد آنے والے نمازی آرام وسکون سے اپنی نماز ادا کر سکتے ہیں لہٰذا جماعت کے بعد آنے والے نمازیوں کو بھی چاہیے کہ وہ صلاۃ وسلام میں شریک ہو جائیں اس کے بعد اطمینان سے اپنی نماز ادا کریں اس سے بہتر اور کیا طریقہ ہوگا کہ آپ کو اپنے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں صلاۃ وسلام پیش کرنے کا موقع بھی مل گیا اور نماز

بھی اپنے وقت میں ادا کرنے کا موقع مل گیا الحمد للہ۔ ہاں! ائمہ کرام کو چاہیے کہ وہ اپنے مقتدیوں کو سمجھا دیں کہ اگر آپ حضرات میں سے کوئی کسی سبب فجر کی جماعت میں شریک نہیں ہو پائے اور جماعت کے بعد تشریف لائے تو پہلے صلاۃ وسلام میں شریک ہو جائیں پھر اطمینان وسکون سے آپ اپنی نماز ادا کریں کیوں کہ صلاۃ وسلام کے بعد نماز فجر کا وقت باقی رہتا ہے تو اس میں قضا ہونے کا ڈر نہیں اس لیے آپ حضرات اطمینان رکھیں۔ رہی بات جمعہ کی نماز کے بعد صلاۃ و سلام پڑھنے کی تو امام کو چاہیے کہ وہ دیکھیں کہ سارے مقتدی حضرات سنت ونفل نماز سے فارغ ہوئے ہیں کہ نہیں جب اطمینان ہو جائے تب امام صاحب صلاۃ وسلام پڑھنا شروع کریں اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ کوئی شخص صلاۃ وسلام بند کرنے کے لیے دیر پر دیر کرے۔ ہاں! اگر کسی کو کچھ زیادہ ہی نفل نمازیں ادا کرنی ہے تو وہ بعد صلاۃ وسلام ادا کر سکتے ہیں۔ ان سب صورتوں کے بعد بھی کوئی کہتا ہے نہیں صلاۃ وسلام بآواز بلند یا مائک پر نہیں پڑھنا چاہیے تو پھر اس کے دل میں چور ہے جسے وہ چھپا رہا ہے ایسے لوگوں کے لیے حضور فقیہ ملت علامہ جلال الدین احمد امجدہ علیہ الرحمہ کا یہ فتویٰ نقل کرنا ضروری ہے تا کہ مسئلہ کی نزاکت سمجھ آ جائے۔ چناں چہ علامہ جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ اسی قسم کے ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

’’وہابی دیوبندی قیام تعظیمی کے سخت مخالف ہیں اور آیت کریمہ: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (سورۃ الأحزاب آیت نمبر ٥٦) ترجمہ: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر، اے ایمان والو! ان پر ’’تم سب بھی‘‘ درود اور

خوب سلام بھیجو (کنز الایمان) چوں کہ درود شریف پڑھنے کے حکم پر دلیل قطعی ہے اس لیے وہ بظاہر اس کی مخالفت نہیں کرتے مگر اس سے کوئی خاص لگاؤ بھی نہیں رکھتے اس لیے ان کے اجتماعات اور جلسے درود شریف پڑھنے اور پڑھانے سے عموماً خالی ہوتے ہیں اس لیے کہ اس میں سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک طرح سے تعظیم پائی جاتی ہے۔ اور وہ تعظیم رسول کے منکر ہیں اس لیے کبھی وہ خود براہ راست درود وسلام کھڑے ہو کر پڑھنے کی مخالفت کرتے ہیں اور کبھی اہل سنت و جماعت ہی کو کسی بہانے سے اس کی مخالفت پر اکساتے ہیں۔ لہٰذا تعین وقت کے ساتھ بعد نماز فجر اگر چہ کھڑے ہو کر ایک ساتھ بلند آواز سے درود وسلام پڑھنا فرض و واجب نہیں بلکہ جائز ہے اسے ناجائز کہنا جہالت ہے۔ لیکن وہابی دیوبندی جب اس کی مخالفت کرتے ہیں تو وہ صرف جائز ہی نہ رہا بلکہ مستحسن و مرغوب ہو گیا--------- اس لیے اوراد و وظائف میں خلل کا نام لے کر درود وسلام کو بند کرنا وہابیوں دیوبندیوں کے مقصد کو پورا کرنا ہے اور ادائے فرض کے فوراً بعد پڑھنے کو نامناسب قرار دینا اور بعد طلوع آفتاب کے پڑھنے کو بہتر ٹھہرنا دوسرے الفاظ میں بعد نماز فجر درود و سلام کو بند کرانا ہے اس لیے کہ اگر بعد نماز (فجر) فوراً نہ پڑھا گیا تو سورج نکلنے تک لوگ درود وسلام کے لیے نہیں ٹھہریں گے اور اس طرح وہ بند ہو جائے گا لہٰذا صلاۃ وسلام (بعد نماز فجر بآواز بلند یا مائک پر پڑھنا) بند نہ کریں (بلکہ) ادائے فرض (یعنی نماز فجر کی جماعت) کے فوراً بعد پڑھیں طلوع آفتاب کا انتظار نہ کریں۔ لیکن

اس صورت میں (کہ لوگ جماعت کے بعد نماز پڑھنے کو آئے ہوئے ہیں اور وقت بھی زیادہ نہیں تو) صرف ایک بند (یعنی درود و سلام کے ایک شعر پڑھنے پر) اکتفا کریں۔اس سے زیادہ نہ پڑھیں تاکہ وظیفہ (پڑھنے) والے صلاۃ وسلام میں شریک ہونے کے بعد بغیر کسی خلل کے یکسوئی کے ساتھ اپنا وظیفہ پڑھ سکیں (اور جس کی جماعت چھوٹ گئی ہے وہ اپنی نماز ادا کرسکیں) اور کچھ لوگ (اگر صلاۃ و سلام کے وقت) نماز میں مشغول ہوں تو پھر آہستہ (صلاۃ و سلام) پڑھیں۔اور صلاۃ و سلام کے لیے لاؤڈ۔اسپیکر کے استعمال کے اجتناب کو مناسب کہنا بھی صحیح نہیں کہ اس کام (یعنی صلاۃ وسلام) کے لیے اس (لاؤڈ۔اسپیکر) کا استعمال خاص طور پر مناسب (ہی نہیں) بلکہ افضل ہے۔اس لیے کہ اس میں گمراہ فرقہ کی مخالفت کا بہترین اظہار ہے اور ان کی مخالفت کا اظہار مستحسن و مرغوب ہے۔(جیسا کہ محقق علی الاطلاق شیخ عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”عمل بر رخصت از برائے اظہار با ہل ضلالت مستحسن و مرغوب است (اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ ۳٤۷)

(مخلصاً از: فتاویٰ فیض الرسول۔جلد اول۔ص ۲٥٤ تا ۲٥٥۔بعنوان "فرائض نماز")

معلوم ہوا کہ ہمارے علاقے میں بعد نماز فجر وجمعہ بلند آواز کے ساتھ یا مائک پر صلاۃ وسلام پڑھنے کا جو طریقہ رائج ہے وہ صرف بہتر ہی نہیں بلکہ مستحسن و مرغوب طریقہ ہے۔اور یہی اکابرین اہل سنت وجماعت کی تعلیمات سے ثابت ہے۔

ناقل: شبیر احمد راج محلی۔

۲٦ دسمبر ۲۰۲۱ء بروز اتوار بوقت ۱۲ بجے دن۔

ناشر:۔الفلاح سوشل ویلفیئر سوسائٹی راج محل

قوم کے نام اہم پیغام

محترم حضرات! حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک مومن بنیاد کی طرح ہے وہ دوسرے کے ساتھ جڑ کر مضبوط ہوتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو انگلیوں میں ڈالا۔

(بخاری شریف کتاب الصلاۃ بَابُ تَشْبِيكِ الأَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ؛ جلد ۱ ص ۱۰۳؛ حدیث نمبر ٤۸۱؛ اطراف الحدیث ۲٤٤٦؛ ٦۰۲٤)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مسلمان ایک بنیاد کی طرح ہیں یعنی ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے میں۔مطلب یہ کہ مسلمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح جڑ کر رہنا چاہیے جس طرح کسی عمارت کی بنیاد اور دیواروں کی اینٹیں ایک دوسرے کے ساتھ جڑی رہتی ہیں۔لیکن ہاں! جائز اور اچھے کاموں میں ایک دوسرے کا سپورٹ وتعاون کرنا ہے۔ناجائز اور برے کاموں میں کسی کی معاونت نہیں کرنی ہے۔اس حدیث شریف سے ہمیں یہ سبق بھی ملتا ہے کہ جس طرح ہم اپنے گھر کو مضبوط بنانے کے لیے بہت سے اینٹوں کو جوڑتے ہیں تب جا کر گھر مضبوط بنتا ہے اسی طرح اگر ہم اپنے سماج و معاشرہ کو مضبوط بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں سماج و معاشرہ میں رہنے والے سارے لوگوں کو جوڑ کر رکھنا ہوگا اگر ہم اپنی تنظیم کو مضبوط بنانا چاہتے ہیں تو تنظیم کے سارے لوگوں کو جوڑ کر رکھنا ہوگا اسی طرح اگر ہم اپنے مسلک و مذہب کی مضبوطی چاہتے ہیں تو مسلک و مذہب کے سارے لوگوں کو ایک ساتھ جڑ کر رہنا ہوگا اسی طرح اگر ہم اپنے ملک کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں تو ملک کے سارے لوگوں کو جڑ کر رہنا ہوگا۔انہیں مقاصد کے لیے ”**الفلاح سوشل ویلفیئر سوسائٹی راج محل**“ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔آپ حضرات سے اپیل ہے کہ اس کا مکمل سپورٹ کریں۔

نتیجہ فکر: شبیر احمد راج محلی۔

منجانب: الفلاح سوشل ویلفیئر سوسائٹی راج محل